احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

بدھ 25 نومبر 2009ء

روزنامہ
الفضل
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

بدھ 25 نومبر 2009ء 7 ذوالحج 1430 ہجری 25 نبوت 1388 ہش جلد 59-94 نمبر 267

ناجائز مال

ایک انصاری صحابی بیان کرتے ہیں کہ ایک غزوہ میں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تو ایک موقعہ پر لوگوں کو خطرناک بھوک لگی اور وہ سخت مصیبت میں مبتلا ہوگئے اور ان کے پاس کھانے کو کچھ نہ تھا جس پر انہوں نے ایک بکریوں کے گلہ میں سے چند بکریاں پکڑ لیں اور انہیں ذبح کر کے پکانا شروع کر دیا۔ ہماری ہنڈیاں اس گوشت سے ابل رہی تھیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوپر سے تشریف لائے اور آپ نے آتے ہی اپنی کمان سے ہماری ہنڈیوں کو الٹ دیا اور غصہ میں گوشت کے ٹکڑوں کو مٹی میں مسلنے لگے اور فرمایا کہ لوٹ کا مال مردار سے بہتر نہیں ہے۔ ﴿ابوداؤد کتاب الجہاد باب النھی عن النھبیٰ حدیث نمبر:3330﴾

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

دنیا اور دنیا کی خوشیوں کی حقیقت لہو ولعب سے زیادہ نہیں۔ عارضی اور چندروزہ ہیں اور ان خوشیوں کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انسان خدا سے دور جا پڑتا ہے، مگر خدا کی معرفت میں جو لذت ہے وہ ایک ایسی چیز ہے کہ جو نہ آنکھوں نے دیکھی نہ کانوں نے سنی نہ کسی اور حس نے اس کو محسوس کیا ہے۔ وہ ایک چیر کر نکل جانے والی چیز ہے۔ ہر آن ایک نئی راحت اس سے پیدا ہوتی ہے جو پہلے نہیں دیکھی ہوتی۔

خدا تعالیٰ کے ساتھ انسان کا ایک خاص تعلق ہے۔ اہل عرفان لوگوں نے بشریت اور ربوبیت کے جوڑہ پر بہت لطیف بحثیں کی ہیں۔ اگر بچے کا منہ پتھر سے لگائیں تو کیا کوئی دانشمند خیال کر سکتا ہے کہ اس پتھر میں سے دودھ نکل آئے گا اور بچہ سیر ہو جائے گا۔ ہرگز نہیں۔ اسی طرح پر جب تک انسان خدا تعالیٰ کے آستانہ پر نہیں گرتا، اس کی روح ہمہ نیستی ہو کر ربوبیت سے تعلق پیدا نہیں کر سکتی اور نہیں کرتی جب تک کہ وہ عدم یا مشابہ بالعدم نہ ہو، کیونکہ ربوبیت اسی کو چاہتی ہے۔ اس وقت تک وہ روحانی دودھ سے پرورش نہیں پا سکتا۔

لہو میں کھانے پینے کی تمام لذتیں شامل ہیں۔ ان کا انجام دیکھو کہ بجز کثافت کے اور کیا ہے۔ زینت، سواری، عمدہ مکانات پر فخر کرنا یا حکومت و خاندان پر فخر کرنا یہ سب باتیں ایسی ہیں کہ بالآخر اس سے ایک قسم کی حقارت پیدا ہو جاتی ہے۔ جو رنج دیتی اور طبیعت کو افسردہ اور بے چین کر دیتی ہے۔

لعب میں عورتوں کی محبت بھی شامل ہے۔ انسان عورت کے پاس جاتا ہے مگر تھوڑی دیر کے بعد وہ محبت اور لذت کثافت سے بدل جاتی ہے، لیکن اگر یہ سب کچھ محض اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک حقیقی عشق ہونے کے بعد ہو، تو پھر راحت پر راحت اور لذت پر لذت ملتی ہے۔ یہاں تک کہ معرفت حقہ کے دروازے کھل جاتے ہیں اور وہ ایک ابدی اور غیر فانی راحت میں داخل ہو جاتا ہے جہاں پاکیزگی اور طہارت کے سوا کچھ نہیں۔ وہ خدا میں لذت ہے۔ اس کو حاصل کرنے کی کوشش کرو اور اسے ہی پاؤ کہ حقیقی لذت وہی ہے۔ ﴿ملفوظات جلد اول صفحہ 137﴾

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ عیدالاضحیٰ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ 28 نومبر 2009ء کو بیت الفتوح لندن میں خطبہ عیدالاضحیٰ ارشاد فرمائیں گے۔ اس سلسلہ میں ایم ٹی اے کی خصوصی نشریات کا آغاز پاکستانی وقت کے مطابق 2:45 بجے سہ پہر ہوگا۔ خطبہ عید 3 بجے سہ پہر نشر ہوگا۔ احباب مطلع رہیں۔

27 نومبر کو یوم صفائی منایا جائے

1۔ ہر شخص اپنے گھر کے آگے صفائی کرے، سڑک صاف کرے ہر قسم کا گند اکٹھا کر کے مقررہ جگہ پر پھینکیں۔ وہاں سے ٹرالی کے ذریعہ اٹھوا لیا جائے گا۔

2۔ کوشش کریں کہ ہر گھر اپنے سامنے چھڑکاؤ کرے۔

3۔ سڑکوں پر جھاڑو دیا جائے اور ہر قسم کے کنکر، پتھر، لفافے وغیرہ اٹھا کے جگہ صاف کر دی جائے۔

4۔ نالیوں کی صفائی کی جائے اور اس کا گند بھی ایک جگہ پر اکٹھا کروایا جائے اور وہاں سے ٹرالیوں کے ذریعہ اٹھوا لیا جائے۔

عید سے پہلے اپنا شہر صاف ستھرا بنا دیں۔ غریب دلہن کی طرح سجا دیں۔

صفائی کے متعلق ہدایات

1۔ ہمارے گھر کے آگے نالی خراب نہ ہو، اس میں پانی کا نکاس صحیح ہو، اس میں سے بدبو نہ آ رہی ہو، تا ہمارے لئے اور کسی گزرنے والے کے لئے تکلیف کا باعث نہ بنے۔

(باقی صفحہ 7 پر)

مشعل راہ

خدا تعالیٰ کی راہ میں گن گن کر خرچ نہ کیا کرو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ 7/ نومبر 2003ء میں انفاق فی سبیل اللہ کا مضمون بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

حدیث میں آیا ہے حضرت خریم بن فاتکؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستے میں کچھ خرچ کرتا ہے اسے اس کے بدلہ میں سات سو گنا ثواب ملتا ہے۔“

(ترمذی کتاب فضائل الجہاد باب فضل النفقۃ فی سبیل اللہ)

پھر ایک حدیث ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہیں سب سخیوں سے بڑے سخی کے بارہ میں نہ بتاؤں؟ اللہ تعالیٰ تمام سخاوت کرنے والوں سے بڑھ کر سخاوت کرنے والا ہے۔ پھر میں تمام انسانوں میں سے (یعنی اپنے بارہ میں فرما رہے ہیں) سب سے بڑا سخی ہوں۔

(مجمع الزوائد و منبع الفوائد از علامہ ھیثمی جلد 9 صفحہ 13 بیروت)

سعد بن معاذ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز روزہ اور ذکر کرنا اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کئے گئے مال کو سات سو گنا بڑھا دیتا ہے۔ پس یہ خوشخبری ہے ان لوگوں کے لئے جنہوں نے مالی قربانیاں دیں کہ ان دنوں میں، یہ روزوں کا مہینہ بھی ہے اور روزوں کے ساتھ ساتھ ذکر الٰہی یا نمازوں کی طرف بھی توجہ رہتی ہے۔ تو اگر اس طرف پوری توجہ ہو تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ جو تمہاری مالی قربانیاں ہیں ان کو میں سات سو گنا بڑھا دوں گا۔

ایک روایت ہے حضرت ابوہریرہؓ سے کہ ایک آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ اے اللہ کے رسول! ثواب کے لحاظ سے سب سے بڑا صدقہ کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: سب سے بڑا صدقہ یہ ہے کہ تو اس حالت میں صدقہ کرے کہ تو تندرست ہو اور مال کی ضرورت اور حرص رکھتا ہو، غربت سے ڈرتا ہو اور خوشحالی چاہتا ہو۔ صدقہ و خیرات میں دیر نہ کر کہیں ایسا نہ ہو کہ تیری جان حلق تک پہنچ جائے تو تو کہے کہ فلاں کو اتنا دے دو اور فلاں کو اتنا دے دو۔ فرمایا کہ وہ مال تو اب تیرا رہا ہی نہیں وہ تو فلاں کا ہو ہی چکا ہے۔ اس لئے صحت کی حالت میں چندوں اور صدقات کی طرف توجہ دینی چاہئے۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قصہ بیان کیا کہ ایک آدمی بے آب و گیاہ جنگل میں جا رہا تھا۔ بادل گھرے ہوئے تھے۔ اس نے بادل میں سے آواز سنی کہ بادل! فلاں نیک انسان کے باغ کو سیراب کر۔ وہ بادل اس طرف کو ہٹ گیا۔ پتھریلی سطح مرتفع (یعنی چٹانیں تھیں جہاں، وہاں) پر بارش برسنی شروع ہوگئی۔ پانی ایک چھوٹے سے نالے میں بہنا شروع ہوگیا۔ وہ شخص بھی اس نالے کے کنارے کنارے چل پڑا۔ کیا دیکھتا ہے کہ یہ نالہ ایک باغ میں جا داخل ہوا ہے اور باغ کا مالک کدال سے پانی ادھر ادھر مختلف کیاریوں میں لگا رہا ہے۔ اس آدمی نے باغ کے مالک سے پوچھا: اے اللہ کے بندے! تمہارا نام کیا ہے؟ اس نے وہی نام بتایا جو اس مسافر نے اس بادل میں سے سنا تھا۔ پھر باغ کے مالک نے اس مسافر سے پوچھا۔ اے اللہ کے بندے؟ تم بتاؤ کہ تمہیں میرا نام پوچھنے کی کیا ضرورت پیش آ گئی؟ اس نے کہا کہ میں نے اس بادل سے جس بادل کا تم پانی لگا رہے ہو آواز سنی تھی کہ اے بادل! فلاں آدمی کے باغ کو سیراب کر۔ تو تم نے کون سا ایسا نیک عمل کیا ہے جس کا بدلہ تم کو مل رہا ہے۔ باغ کے مالک نے کہا کہ اگر آپ سننا چاہتے ہیں تو سنیں۔ **میرا طریقہ یہ ہے کہ اس باغ میں سے جو پیداوار ہوتی ہے اس کا ایک تہائی خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتا ہوں اور ایک تہائی اپنے اور اہل و عیال کے گزارہ کے لئے رکھتا ہوں اور باقی ایک تہائی دوبارہ ان کھیتوں میں بیج کے طور پر استعمال کرتا ہوں۔ یہ ان لوگوں کے لئے بھی سبق ہے جو کاروباری ہوں یا ملازم پیشہ ہوں۔ تو اس آمد میں سے جتنا بھی چندہ آپ نے دینا ہوتا ہے نکال کر ہر مہینہ یا ہر کاروبار کے منافع کے وقت علیحدہ کر لیا کریں تو بڑی سہولت رہتی ہے اور سال کے آخر میں پھر بوجھ نہیں پڑتا۔**

ایک حدیث ہے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ اپنی نسبتی ہمشیرہ حضرت اسماءؓ بنت ابوبکرؓ کو نصیحت فرمائی کہ اللہ کی راہ میں گن گن کر خرچ نہ کیا کرو ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تمہیں گن گن کر ہی دے گا۔ اپنے روپوؤں کی تھیلی کا منہ (بخل کی راہ سے) بند کر کے نہ بیٹھ جاؤ یعنی کنجوسی سے دبا کر نہ رکھو۔ ورنہ پھر اس کا منہ بند ہی رکھا جائے گا۔ کیونکہ اگر روپیہ نکلے گا نہیں تو آئے گا بھی نہیں اور جتنی طاقت ہے دل کھول کر خرچ کیا کرو۔

(بخاری کتاب الزکوٰۃ باب التحریض علی الصدقۃ)

(روزنامہ الفضل 16 فروری 2004ء)

اکرام کی بارش

ممکن نہیں الفاظ میں خوبی سے بیاں ہو
وہ فیض جو دربار خلافت سے ملا ہے

خلافت سے محبت ہے مرے خون میں شامل
سرمایا یہ ماں باپ سے ورثے میں ملا ہے

دکھلائے ہیں خوش بختی نے چار عہد خلافت
احقر پہ خدا تعالیٰ کا احسان بڑا ہے

جب آنکھ کھلی راج تھا فرزند مسیح کا
دیکھا کہ ہر اک فرد خلیفہ پہ فدا ہے

ملتی تھی ہمیں ان سے سگے باپ کی شفقت
درویش کے بچوں کو یہ اعزاز ملا ہے

صد شکر کہ خود مصلح موعود سے میں نے
قرآن کا درس قصر خلافت میں سنا ہے

ہے یاد وہ عرفان سے بھرپور خطابت
لگتا تھا کہ بندے میں خدا بول رہا ہے

ہیں ساتھ مرے حضرت ناصر کی دعائیں
وہ مجھ پہ مہربان تھے یہ ان کی عطا ہے

یاد آتے ہیں جیسے کہ کوئی ماں کو کرے یاد
اک میٹھا تبسم مری آنکھوں میں بسا ہے

ا۔ب۔ناصر

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع: ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 5 روپے

تبرکات

تمباکو کے نقصانات اور جماعت کو اس کے ترک کی تحریک

از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے

برائیوں کی اقسام

جس طرح نیکیوں کی بہت سی اقسام ہیں۔ اس طرح بدیوں کی بھی بہت سی قسمیں ہیں۔ بعض بدیاں اپنی ذات میں بہت ہی اہم اور خطرناک ہوتی ہیں۔ مگر وہ عموماً بدی کے ارتکاب کرنے والے کی ذات تک محدود رہتی ہیں اور دوسروں تک ان کا اثر جلدی نہیں پہنچتا۔ مگر اس کے مقابل پر بعض بدیاں ایسی ہوتی ہیں کہ گو وہ اپنی ذات میں زیادہ اہم اور خطرناک نہ ہوں لیکن ان کے متعدی ہونے کا پہلو بہت غالب ہوتا ہے اور وہ ایک تیز آگ کی طرح اپنے ماحول میں پھیلتی جاتی ہیں۔

تمباکو اور زردہ

ان مؤخر الذکر خرابیوں میں سے تمباکو اور زردہ کا استعمال نمایاں حیثیت رکھتا ہے اور آجکل تو اس مرض نے ایسی عالمگیر وسعت حاصل کرلی ہے کہ شاید دنیا کی اور کوئی خرابی اس کی وسعت کو نہیں پہنچتی۔ مرد، عورت، بچے، بوڑھے، امیر، غریب سب اس مرض کا شکار نظر آتے ہیں اور چونکہ انسانی فطرت میں تنوع کی محبت بھی داخل ہے۔ اس لئے تمباکو کے استعمال کو اس کی وسعت کے مناسب حال تنوع بھی غیر معمولی طور پر نصیب ہوا ہے۔ چنانچہ حقہ، سگریٹ، سگار اور بیڑی مع اپنی گوناگوں اقسام کے اور پھر زردہ اور نسوار وغیرہ تمباکو کے استعمال کی ایسی معروف صورتیں ہیں کہ اس اضافہ کا بچہ بچہ ان سے واقف ہے اور یہ عادت مشرق و مغرب کی حدود سے آزاد ہو کر دنیا کے کونے کونے میں راسخ ہو چکی ہے اور دیہات و شہروں ہر دو میں ایک سی حکومت جمائے ہوئے ہے۔

خفیف قسم کا نشہ یا خمار

میں چونکہ خدا کے فضل سے اس مذموم عادت کی کسی نوع میں بھی کبھی مبتلا نہیں ہوا۔ اور بچپن سے نفرت کی نگاہ سے اسے دیکھتا آیا ہوں۔ اس لئے میں نہیں کہہ سکتا کہ تمباکو میں وہ کون سی کشش ہے جس نے دنیا کے کثیر حصہ کو اس کا گرویدہ بنا رکھا ہے۔ لیکن سننے سنانے سے جو کچھ معلوم ہوا ہے۔ نیز جو کچھ اس عادت میں مبتلا لوگوں کے دیکھنے سے اندازہ لگایا جا سکا ہے۔ اس کا خلاصہ یہی ہے کہ اس عادت کی وسعت محض اس خفیف قسم کے نشہ یا خمار کی بنا پر ہے جو تمباکو کا استعمال پیدا کرتا ہے اور لوگ اپنے فارغ اوقات کاٹنے یا اپنے فکروں کو غرق کرنے یا یونہی ایک گونہ حالت سکر و خمار پیدا کرنے کی غرض سے اس مرض میں مبتلا ہوتے ہیں اور چونکہ دوسری طرف کسی مذہب نے بھی تمباکو کے استعمال کو حرام قرار نہیں دیا اس لئے بڑی جرأت اور دلیری سے ہر شخص اس عادت میں مبتلا ہو جاتا ہے اور نتیجہ یہ ہے کہ یہ روز بروز سرعت کے ساتھ بڑھتا جارہا ہے۔ لیکن غور کیا جائے تو تمباکو کا استعمال اپنے اندر بہت سی دینی اور اخلاقی اور جسمانی اور اقتصادی نقصانات کا حامل ہے۔ جن کی طرف سے کوئی عقلمند اور ترقی کرنے والی قوم آنکھیں بند نہیں کرسکتی۔

مختصر طور پر تمباکو کے نقصانات مندرجہ ذیل صورت میں ظاہر ہوتے ہیں۔

دینی و اخلاقی لحاظ سے نقصان

اول:۔ دینی اور اخلاقی لحاظ سے (الف) تمباکو کے استعمال میں ایک خفیف قسم کے خمار یا سکر کی آمیزش ہے۔ اس لئے خواہ تھوڑے پیمانہ پر ہی سہی بہرحال وہ اپنی اصل کے لحاظ سے ان نقصانات سے حصہ پاتا ہے۔ جو شراب کے تعلق میں دین حق نے بیان کئے ہیں۔ اسی واسطے حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ اگر تمباکو آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں ہوتا تو میں یقین کرتا ہوں کہ آپ اس کے استعمال سے منع فرماتے۔

(ب) تمباکو کے استعمال سے خواہ وہ حقہ اور سگریٹ کی صورت میں ہو یا زردہ نسوار کی صورت میں انسان کو بسا اوقات ایسی مجلس یا صحبت یا سوسائٹی کی طرف رجوع کرنا پڑتا ہے جو دینی یا اخلاقی لحاظ سے اچھی نہیں ہوتی۔ بیشک اس نقصان کا دروازہ سب صورتوں میں کھلا نہیں ہوتا۔ لیکن بہت سی صورتوں میں اس کا احتمال ضرور ہوتا ہے اور چونکہ حکم کثرت کی بنا پر لگتا ہے۔ اس لئے اس جہت سے بھی اس عادت سے پرہیز لازم ہے۔

(ج) تمباکو کے استعمال سے اوقات کو بیکار طور پر گزارنے اور وقت ضائع کرنے کی عادت پیدا ہوتی ہے۔ افسوس ہے کہ اس زمانہ میں اس نقص کو اکثر لوگ محسوس نہیں کرتے۔ مگر قومی ترقی کے لئے یہ نقص ایک گونہ مگن کا حکم رکھتا ہے اور احمدیوں کو تو خاص طور پر اس نقص کی اصلاح کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود کا یہ الہام ہے کہ تو خدا کا ایسا مسیح ہے جس کا کوئی وقت ضائع نہیں جائے گا۔

(د) حقہ اور سگریٹ کے استعمال سے منہ میں ایک طرح کی بو پیدا ہوتی ہے اور گو بو خود ایک جسمانی نقص ہے مگر احمدیت کی تعلیم سے پتہ لگتا ہے کہ بو خدا کی رحمت کے فرشتوں کو بہت ہی ناپسند ہے اور اسی لئے آنحضرت ﷺ نے بو کی حالت میں (بیت الذکر) میں آنے سے منع فرمایا ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے تمباکو کی مذمت میں فرمایا ہے کہ حقہ اور سگریٹ نوش اعلیٰ الہام سے محروم رہتا ہے۔ اس طرح یہ نقص اہم دینی اور اخلاقی نقص بن جاتا ہے۔

(ہ) تمباکو کے استعمال سے طبی اصول کے ماتحت قوت ارادی کمزور ہو جاتی ہے۔ جو اخلاقی اور دینی لحاظ سے سخت نقصان دہ ہے کیونکہ ایسا شخص نیکیوں کے اختیار کرنے اور بدیوں کا مقابلہ کرنے میں عموماً کم ہمتی دکھاتا ہے۔

جسمانی لحاظ سے نقصانات

دوم:۔ جسمانی لحاظ سے تمباکو کے مندرجہ ذیل نقص سمجھے جاسکتے ہیں:۔

(الف) ایک تو وہی مندرجہ بالا نقص یعنی منہ میں بو پیدا ہونا جو ہر طبقہ اور ہر سوسائٹی میں ناپسندیدہ سمجھی گئی ہے اور یقیناً صحت پر بھی برا اثر پیدا کرتی ہوگی۔

(ب) تمباکو کے استعمال سے گو عارضی طور پر اس چیز کے عادی شخص کو کسی قدر ہوشیاری اور ہمت محسوس ہوتی ہے۔ لیکن اس کا مستقل اور دائمی اثر یہ ہوتا ہے کہ آہستہ آہستہ قوت ارادی کم ہوتی جاتی اور اعصاب کمزور ہو جاتے ہیں اور یقیناً اگر دوسرے حالات برابر ہوں تو ایک تمباکو کی عادت رکھنے والی قوم کی صحت فی الجملہ اس قوم سے ادنیٰ ہوگی جو اس عادت سے محفوظ ہے۔

(ج) حضرت مسیح موعود نے لکھا ہے کہ حقہ یا سگریٹ وغیرہ سے جو دھواں انسان کے جسم کے اندر جاتا ہے وہ انسانی صحت کے لئے مضر ہوتا ہے۔

(د) زردہ اور نسوار کے استعمال سے مسوڑھوں کو بھی نقصان پہنچتا ہے۔

اقتصادی لحاظ سے نقصان

سوم:۔ اقتصادی لحاظ سے تمباکو کے استعمال کے یہ نقصانات ہیں:۔

(الف) ایک بالکل بے فائدہ اور بے خیر چیز میں مختلف اقوام کا بیشمار روپیہ ضائع چلا جاتا ہے۔ یقیناً اگر اندازہ کیا جائے تو دنیا میں ہر سال اربوں روپے کا تمباکو خرچ ہوتا ہوگا اور اغلب یہ ہے کہ اس میں سے کروڑوں روپیہ مومن خرچ کرتے ہیں۔ اب دیکھو کہ ایک غریب قوم کے لئے یہ کس قدر بھاری نقصان ہے احمدیوں میں بھی اگر ان کی پنجاب کی آبادی ایک لاکھ سمجھی جائے اور ان میں سارے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے بیس ہزار اشخاص تمباکو اور زردہ وغیرہ کے عادی قرار دیئے جائیں اور فی کس تمباکو کا سالانہ خرچ دو روپے سے تین روپے تک سمجھا جائے۔ (حالانکہ غالباً اصل خرچ اس سے زیادہ ہوگا) تو صرف پنجاب کے احمدیوں میں تمباکو اور زردہ کی وجہ سے چالیس سے ساٹھ ہزار روپے تک سالانہ خرچ ہو رہا ہے۔ جو ایک بہت بھاری قومی نقصان ہے۔

اسی طرح تمباکو نوشی افراد کے مالی نقصان کا بھی باعث ہے کیونکہ اکثر دیکھنے میں آتا ہے کہ غریب غریب لوگ جنہیں پیٹ بھر کر کھانا بھی نصیب نہیں ہوتا۔ عادت کی وجہ سے تمباکو پر ضرور خرچ کرتے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں ان کی اقتصادی حالت روز بروز بد سے بدتر ہوتی جاتی ہے۔ مگر وہ اس نقصان کو محسوس نہیں کرتے۔

(ب) چونکہ حقہ سگریٹ وغیرہ کی وجہ سے وقت بہت ضائع ہوتا ہے۔ اس لئے پیشہ ور لوگ اس کی وجہ سے مالی نقصان اٹھاتے ہیں۔ کیونکہ جو کام ایک تارک تمباکو چار گھنٹہ میں کرتا ہے۔ اسے ایک حقہ نوش عموماً ساڑھے چار گھنٹہ میں کرتا ہے اور حساب کر کے دیکھا جائے تو یہ نقصان بھی ایک بھاری قومی نقصان ہے۔

(ج) تمباکو کی وجہ سے قوت ارادی کے کمزور ہو جانے کے نتیجہ میں نسبتی لحاظ سے انسان کے کمانے کی طاقت پر بھی اثر پڑتا ہے۔

(د) حقہ اور سگریٹ کی وجہ سے آتشزدگی کے حادثات کا احتمال بڑھ جاتا ہے۔

نقصان سے بچنے کے طریق

الغرض تمباکو کا استعمال ہر جہت سے ضرر رساں اور نقصان دہ ہے اور جس طرح حقہ اور سگریٹ وغیرہ کی صورت میں تمباکو ایک ظاہری دھواں پیدا کرتا ہے۔ اسی طرح تمباکو اور زردہ کا استعمال افراد و اقوام کے دین اور اخلاق اور صحت اور اموال کو بھی گویا دھواں بنا کر اڑاتا جارہا ہے مگر کوئی اس دھوئیں کو دیکھتا نہیں۔ لیکن اب وقت ہے کہ کم از کم احمدی جماعت کے احباب اس نقص کی اصلاح کی طرف متوجہ ہوں۔ جو مندرجہ ذیل صورتوں میں ہوسکتی ہے۔

(1) جو لوگ حقہ یا سگریٹ یا زردہ یا نسوار وغیرہ کی عادت میں مبتلا ہوچکے ہیں۔ ان میں سے جو جو لوگ اس مذموم عادت کو ترک کرسکتے ہوں (اور میں نہیں سمجھتا کہ حقیقتاً کوئی ایک فرد واحد بھی ایسا ہو جو اسے ترک نہ کرسکتا ہو) وہ اپنے دلوں میں خدا سے ایک پختہ عہد باندھ کر اس عادت کو یکدم یا آہستہ آہستہ جس طرح بھی توفیق ملے ترک کردیں۔ مگر بہتر ہے کہ یکدم ترک کریں۔ کیونکہ آہستہ آہستہ ترک کرنے کے طریق میں سستی کا احتمال ہوتا ہے۔

(2) جو لوگ اپنے خیال میں کسی وجہ سے اس عادت کو ترک نہ کرسکتے ہوں۔ مثلاً بوڑھے لوگ جن کو پرانی عادت ہوچکی ہے یا دمہ وغیرہ کے بیمار جنہیں اس کے ترک کرنے سے بیماری کی تکلیف کے بڑھ جانے کا اندیشہ ہو وہ مندرجہ ذیل دو تجویزیں اختیار کریں۔

(الف) جہاں تک ممکن ہو اس عادت کو کم کرنے کی کوشش کریں اور بہرحال اس کی کثرت سے پرہیز کریں۔

(ب) جب تک اس عادت کے ترک کی توفیق نہیں ملتی۔ کم از کم یہ عہد کریں کہ اپنے بچوں اور دیگر کم عمر عزیزوں کے سامنے تمباکو کے استعمال سے پرہیز کریں گے۔ تاکہ بچوں کو اس کی عادت نہ پڑے۔ نیز ایسے بڑی عمر کے لوگوں کے سامنے بھی تمباکو کا استعمال نہ کریں جو اس کے عادی نہ ہوں۔

(3) بچے اور نوجوان جو اس عادت میں مبتلا ہوں وہ اس عادت کو یکدم اور کلی طور پر ترک کردیں۔ کیونکہ انہیں خدا نے طاقت دی ہے اور اس طاقت کا بہترین شکرانہ یہی ہے کہ اس سے نیکی کے رستہ میں فائدہ اٹھایا جائے۔

میں امید کرتا ہوں کہ ہمارے دوست جن کو ہر معاملہ میں دوسروں کے لئے نمونہ بننا چاہئے اور جن کے لئے ضروری ہے کہ ہر جہت سے اپنی زندگیوں کو اعلیٰ بنائیں وہ اس سراسر نقصان رساں عادت کے استیصال کی طرف فوری توجہ دے کر عنداللہ ماجور ہوں گے۔

بالآخر ذیل میں حضرت مسیح موعود اور آپ کے خلفائے کرام کی تحریروں سے چند حوالہ جات درج کئے جاتے ہیں۔ جن میں تمباکو کے استعمال کو نقصان دہ قرار دے کر اس سے منع کیا گیا ہے۔

ارشادات حضرت مسیح موعود

(1) مورخہ 29 مئی 1898ء کو حضرت اقدس مسیح موعود نے ایک اشتہار شائع کیا۔ جس کا ملخص یہ ہے کہ میں نے چند ایسے آدمیوں کی شکایت سنی تھی کہ وہ پنجوقت نماز میں حاضر نہیں ہوتے تھے اور بعض ایسے تھے کہ ان کی مجلسوں میں ٹھٹھے اور ہنسی اور حقہ نوشی اور فضول گوئی کا شغل رہتا تھا اور بعض کی نسبت شک کیا گیا تھا کہ وہ پرہیزگاری کے پاک اصول پر قائم نہیں ہیں۔ اس لئے میں نے بلاتوقف ان سب کو یہاں سے نکال دیا ہے کہ تا دوسروں کے لئے ٹھوکر کھانے کا موجب نہ ہوں۔ حقہ کا ترک اچھا ہے۔ منہ سے بو آتی ہے۔ ہمارے والد صاحب مرحوم اس کے متعلق ایک شعر پڑھا کرتے تھے جس سے اس کی برائی ظاہر ہوتی ہے۔

(فتاویٰ احمدیہ حصہ دوم ص59 از اشتہار 29 مئی 1898ء)

(2) حقہ نوشی کے متعلق ذکر تھا۔ فرمایا اس کا ترک اچھا ہے یہ ایک بدعت ہے۔ اس کے پینے سے منہ سے بو آتی ہے۔ (الحکم 28/اگست 1901ء)

(3) حدیث میں آیا ہے یعنی (-) کا حسن یہ بھی ہے کہ جو چیز ضروری نہ ہو وہ چھوڑ دی جائے۔ اس طرح پر یہ پان حقہ، زردہ (تمباکو)، افیون وغیرہ ایسی ہی چیزیں ہیں۔ بڑی سادگی یہ ہے کہ انسان ان چیزوں سے پرہیز کرے۔ کیونکہ اگر کوئی اور بھی نقصان ان کا بفرض محال نہ ہو تو بھی اس سے ابتلاء آجاتے ہیں اور انسان مشکلات میں پھنس جاتا ہے۔ مثلاً قید ہو جائے تو روٹی تو ملے گی۔ لیکن جب تک چرس اور منشی اشیاء نہیں دی جائیں گی یا اگر قید نہ ہو مگر کسی ایسی جگہ میں ہو جو قید کے قائم مقام ہو تو پھر بھی مشکلات پیدا ہو جاتے ہیں۔ عمدہ صحت کو کسی بیہودہ سہارے سے کبھی ضائع کرنا نہیں چاہئے۔ شریعت نے خوب فیصلہ کیا ہے کہ ان مضر صحت چیزوں کو مفسد ایمان قرار دیا ہے اور ان سب کی سردار شراب ہے۔ یہ سچی بات ہے کہ نشوں اور تقویٰ میں عداوت ہے۔

(الحکم 10 جولائی 1902ء ص3)

(4) ایک شخص نے امریکہ سے تمباکو نوشی کے متعلق اس کے بہت سے مجرب نقصان ظاہر کرتے ہوئے اشتہار دیا۔ اس کو حضرت مسیح موعود نے سنا اور فرمایا اصل میں ہم اس لئے اسے سنتے ہیں کہ اکثر نوعمر لڑکے اور نوجوان تعلیم یافتہ بطور فیشن ہی کے اس بلا میں گرفتار و مبتلا ہو جاتے ہیں۔ تا وہ ان باتوں کو سن کر اس مضر چیز کے نقصانات سے بچیں۔ فرمایا اصل میں تمباکو ایک دھواں ہوتا ہے۔ جو اندرونی اعضاء کے واسطے مضر ہے۔ دین لغو کاموں سے منع کرتا ہے اور اس میں نقصان ہی ہوتا ہے۔ لہٰذا اس سے پرہیز ہی اچھا ہے"۔ (الحکم 28 فروری 1903ء)

(5) تمباکو کو ہم سکرات میں داخل نہیں کرتے۔ لیکن یہ ایک لغو فعل ہے اور مومن کی شان ہے۔ والذین ھم عن اللغو معرضون۔ اگر کسی کو کوئی طبیب بطور علاج بتائے تو ہم منع نہیں کرتے۔ ورنہ لغو اور اسراف کا فعل ہے اور اگر آنحضرت ﷺ کے وقت میں ہوتا تو آپؐ اپنے صحابہ کے لئے کبھی پسند نہ فرماتے۔ (الحکم 24 مارچ 1903ء)

(6) تمباکو کی نسبت فرمایا کہ یہ شراب کی طرح تو نہیں ہے کہ اس سے انسان کو فسق و فجور کی طرف رغبت ہو۔ مگر تاہم تقویٰ یہی ہے کہ اس سے نفرت اور پرہیز کرے۔ منہ میں اس سے بدبو آتی ہے اور یہ منحوس صورت ہے کہ انسان دھواں اپنے اندر داخل کرے اور پھر باہر نکالے۔ اگر آنحضرت ﷺ کے وقت یہ ہوتا تو آپ اجازت نہ دیتے کہ اسے استعمال کیا جائے۔ ایک لغو اور بیہودہ حرکت ہے۔ ہاں مسکرات میں اسے شامل نہیں کر سکتے۔ اگر علاج کے طور پر ضرورت ہو تو منع نہیں ہے۔ ورنہ یونہی مال کو بے جا صرف کرنا ہے۔ عمدہ تندرست وہ آدمی ہے جو کسی شے کے سہارے زندگی بسر نہیں کرتا۔

(البدر 3/اپریل 1903ء)

(7) ایک شخص نے سوال کیا کہ سنا گیا ہے کہ آپ نے حقہ نوشی کو حرام فرمایا ہے۔ حضرت اقدس نے فرمایا "ہم نے کوئی ایسا حکم نہیں دیا کہ تمباکو پینا مانند سؤر اور شراب کے حرام ہے ہاں ایک لغو امر ہے۔ اس سے مومن کو پرہیز چاہئے۔ البتہ جو لوگ کسی بیماری کے سبب مجبور ہیں وہ بطور دوا علاج کے استعمال کریں تو کوئی حرج نہیں۔

(بدر 23 جولائی 1903ء بحوالہ فتاویٰ حضرت مسیح موعود ص 207)

(8) تمباکو کے بارہ میں اگرچہ شریعت نے (صراحتاً) کچھ نہیں بتلایا۔ لیکن ہم اسے اس لئے مکروہ خیال کرتے ہیں کہ اگر پیغمبر خدا ﷺ کے زمانہ میں ہوتا تو آپ اس کے استعمال کو منع فرماتے۔

(البدر 24 جولائی 1903ء)

(9) فرمایا انسان عادت کو چھوڑ سکتا ہے بشرطیکہ اس میں ایمان ہو اور بہت سے ایسے آدمی دنیا میں موجود ہیں جو اپنی پرانی عادات کو چھوڑ بیٹھے ہیں۔ دیکھا گیا ہے کہ بعض لوگ جو ہمیشہ سے شراب پیتے چلے آئے ہیں۔ بڑھاپے میں آکر جبکہ عادت چھوڑنا خود بیمار پڑنا ہوتا ہے۔ بلا کسی خیال کے چھوڑ بیٹھتے ہیں اور تھوڑی سی بیماری کے بعد اچھے بھی ہو جاتے ہیں۔ میں حقہ کو منع کہتا اور ناجائز قرار دیتا ہوں۔ مگر ان صورتوں میں کہ انسان کو کوئی مجبوری ہو۔ یہ ایک لغو چیز ہے اور اس سے انسان کو پرہیز کرنا چاہئے۔

(البدر 28 فروری 1907ء)

ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الاول

(10) تمباکو پینا فضول خرچی میں داخل ہے۔ کم از کم آٹھ آنے ماہوار کا تمباکو جو شخص پئے سال میں چھ روپے اور سولہ سترہ سال میں ایک صد روپے ضائع کرتا ہے۔ ابتداء تمباکو نوشی کی عموماً بری مجلس سے ہوتی ہے۔

(اخبار بدر 16 مئی 1912ء)

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

(11) ایک شخص نے دریافت کیا کہ اگر کسی کے لئے طبیب حقہ بطور دوا تجویز کرے تو کیا کیا جائے۔ حضور نے جواب دیا کہ اگر ایک دو دفعہ پینے کے لئے کہے تو کوئی حرج نہیں اور اگر وہ مستقل طور پر بتلاتا ہے تو یہ کوئی علاج نہیں۔ جو طبیب خود حقہ پیتے ہیں وہی اس قسم کا علاج دوسروں کو بتلایا کرتے ہیں۔ کوئی ایسی بات جس کی انسان کو عادت پڑ جائے۔ وہ میرے نزدیک بہت مضر اور بعض دفعہ تقویٰ اور دین کو نقصان دیتی ہے۔ (اخبار الفضل 17/20/اپریل 1932ء)

(12) اس کے بعد میں ایک اور نصیحت کرتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ حقہ بہت بری چیز ہے۔ ہماری جماعت کے لوگوں کو یہ چھوڑ دینا چاہئے۔

(منہاج الطالبین۔ انوار العلوم جلد 9 ص163)

(13) ہر قسم کا نشہ بھی بدی ہے۔ اس میں شراب، افیون، بھنگ، نسوار، چائے، حقہ سب چیزیں شامل ہیں۔

(منہاج الطالبین انوار العلوم جلد 9 ص219)

(14) طلباء کو چاہئے کہ اپنے اندر دین کی روح پیدا کریں۔ میں نے پہلے ایک بار توجہ دلائی تھی۔ تو اس کا بہت اثر ہوا تھا۔ بعض طلباء جو داڑھیاں منڈاتے تھے۔ انہوں نے رکھ لیں۔ سگریٹ پیتے تھے۔ انہوں نے چھوڑ دیئے۔ اب معلوم ہوا ہے پھر یہ وبائیں پیدا ہو رہی ہیں۔ پس میں پھر انہیں نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اپنی اصلاح آپ کریں۔

(الفضل 17 جنوری 1930ء)

(از: الحکم قادیان 28 فروری 1938ء)

مکرم ماسٹر عزیز احمد صاحب

مکرم چوہدری محمد موسیٰ صاحب

برادرم چوہدری محمد موسیٰ صاحب سابق منشی احمدیہ سٹیٹس سندھ خلافت اولیٰ کے ابتدائی سالوں میں موضع شک لوہٹ ضلع لدھیانہ میں پیدا ہوئے اس وقت ہندوستان کے دیہات میں تعلیم کا رواج کم تھا اس لئے انہوں نے بھی واجبی سی تعلیم پائی۔ کاشتکار گھرانے سے تعلق ہونے کی وجہ سے یہی پیشہ اختیار کیا۔ نماز روزے کے شروع سے ہی پابند تھے جوانی میں قدم رکھا تو خدمت دین کی امنگ پیدا ہوئی۔ چنانچہ 1946ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں حاضر ہو کر خود کو وقف کے لئے پیش کر دیا۔ حضرت مصلح موعود کی نگاہ مردم شناس نے آپ کے لئے زمینداری کے کام کی نگرانی تجویز فرمائی اور آپ کو تحریک جدید کے زرعی فارم بشیر آباد سندھ میں بطور منشی واٹر کورس بھجوایا۔ ایک طرف خدمت کا جذبہ دوسری طرف آبائی پیشہ کاشتکاری، آپ اس میدان میں پورا اترے واٹر کورس منشی کا کام خاصا محنت طلب ہوتا ہے روزانہ چار پانچ سو ایکڑ رقبہ کا پیدل دورہ، ایک ایک مزارع کے پاس جا کر اس کے کام کو چیک کرنا اور مناسب ہدایات دینا اس کے ساتھ ساتھ تیار فصل کی نگہداشت وغیرہ کرنا۔ آپ نے اس فرض کا خوب حق ادا کیا۔

چوہدری محمد موسیٰ صاحب کا بحیثیت احمدی ایک نمایاں بلکہ قابل رشک وصف مالی قربانی تھا، موصی ہونے کے ساتھ ساتھ ہر مالی تحریک میں بھی پیش پیش ہوتے تھے۔ تحریک جدید اور وقف جدید کے چندوں میں تو حیران کن حد تک اپنی ظاہری حیثیت سے بڑھ جاتے تھے۔ غالباً 70 کی دہائی میں ایک دفعہ دفتر نظارت مال کی طرف سے جواب طلبی ہوگئی کہ آپ کا الاؤنس ڈیڑھ صد سے بھی کم ہے۔ چار پانچ افراد کے آپ کفیل ہیں۔ جبکہ صرف تحریک جدید اور وقف جدید کا چندہ پانچ چھ صد کے درمیان ہے۔ اپنے ذرائع آمد کی تفصیل مرکز کو بھجوائیں۔ میرے ساتھ بے تکلفی تھی مرکز کا خط پڑھنے کے لئے دیا۔

اصل بات یہ تھی کہ مرحوم ایک طرف تو سادہ زندگی کا مجسمہ تھے۔ دوسرے ان کے رزق میں برکت بہت ہوتی تھی۔ احمدیہ سٹیٹس میں کارکنان کو ایک سہولت جانوروں کے چارے کے لئے ایک ایکڑ زمین کی تھی۔ برادرم محمد موسیٰ صاحب اپنی عقل خداداد سے اس سہولت سے بھرپور فائدہ اٹھاتے تھے جس کا نتیجہ یہ ہوتا تھا کہ ہمیشہ ایک بھینس نمایاں دودھ دینے والی موجود رہتی تھی۔ جس کا دودھ فروخت ہو جاتا تھا اور ہر دو تین سال بعد اعلیٰ نسل کی ایک بھینس گھر کی تیار ہو جاتی تھی جو اچھے داموں فروخت ہو جاتی۔ چندوں کے لئے مرحوم نے یہی دو ذریعے مخصوص کر رکھے تھے۔

ریٹائر ہوئے تو رضاکارانہ طور پر سیکرٹری صاحب مال سے چندوں کی وصولی کا کام اپنے ذمہ لے لیتے اور اس کام کو بطور احسن بجا لاتے تھے۔ سلسلے کا یہ گمنام خادم 15 فروری 1997ء کو داعی اجل کو لبیک کہہ گیا۔ اللہ تعالیٰ اعلیٰ علیین میں قرب سے نوازے۔

مرحوم کے دو بیٹے عزیزان منیر احمد اور سلیم احمد ہیں جو احمد نگر میں مقیم ہیں۔ عزیزم منیر احمد زمیندارہ کرتے ہیں اور عزیزم سلیم احمد تحریک جدید کے کارکن ہیں۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ دونوں کو اپنے قابل فخر باپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ر۔ اختر

دیرینہ خادم سلسلہ اور داعی الی اللہ

مکرم مہر مختار احمد سرگانہ صاحب آف باگڑ سرگانہ ضلع خانیوال

میرے پیارے ابو مہر مختار احمد سرگانہ 1937ء یا 38ء میں باگڑ سرگانہ کے مقام پر ایک ایسے گھرانے میں پیدا ہوئے جس کے سربراہ کو 1902ء میں خواب کے ذریعے حضرت مسیح موعود کی زیارت سے نوازا گیا۔ ابو کے دادا مہر محمد اعظم بعض مجبوریوں کی وجہ سے بہت کم حضرت مسیح موعود کی صحبت میں رہے شاید یہی وجہ ہے کہ تاریخ میں ان کا ذکر کہیں نہیں ملتا۔ میرے ابو ان کے بڑے فرزند مہر محمد یار صاحب کے سب سے چھوٹے صاحبزادے تھے۔ والدہ مخلص احمدی اور بہت پرہیزگار خاتون تھیں والد صاحب بھی نہایت شریف اور پکے احمدی تھے۔ علاقے کے نمبردار تھے اس لئے دنیاداری کے جھمیلوں میں زیادہ مصروف رہتے۔ گھر میں دینی اور علمی ماحول تھا۔ والد صاحب تعلیم یافتہ تھے والدہ بھی تھوڑی بہت پڑھی لکھی تھیں۔ ابو نے ابتدائی تعلیم گھر میں حاصل کرنے کے بعد گورنمنٹ ہائی سکول سرائے سدھو سے میٹرک کیا۔ پھر مزید تعلیم کے لئے بہاولپور اپنے بڑے بھائی کے پاس آ گئے جو وہاں آرمی میں تھے۔ گورنمنٹ اسلامیہ کالج بہاولپور سے انٹر کرنے کے بعد فیصل آباد آ گئے اور یہیں سے باقی تعلیم مکمل کی۔

پیارے ابو کی طبیعت میں نفاست تھی، ہر چیز میں اعلیٰ ذوق رکھتے تھے۔ لیکن مزاج میں قناعت اور سادگی ہونے کی وجہ سے خدا تعالیٰ کے دئے پر راضی رہتے۔ آپ پُرعزم اور باحوصلہ انسان تھے۔ جو کام کرنے کا ارادہ باندھ لیتے وہ کر کے چھوڑتے چاہے کتنی ہی مشکلات راہ میں حائل ہوتیں۔ لیکن خدا کی مدد پر بھروسہ کرتے ہوئے کبھی ہمت نہ ہارتے۔ غیر معمولی حالات میں اللہ تعالیٰ ان کے دل کو بہت مضبوط کر دیتا۔ دراصل انسان خدا کے بغیر کچھ بھی نہیں وہ بزدلی کا مظاہرہ بھی تو تب ہی کرتا ہے جب خدا پر سے اس کا ایمان اٹھ جاتا ہے۔

پیارے ابو بہت صابر اور اعلیٰ ظرف انسان تھے۔ خاندان میں مذہبی مخالفت تھی۔ پیارے ابو بہت نڈر اور بے باک احمدی تھے بہت عالم فاضل انسان تھے۔ انہوں نے اکثر جماعتی کتب کا مطالعہ کر رکھا تھا۔ بتایا کرتے تھے کہ ''پہلے میرے پاس ذاتی علم بہت کم تھا۔ لوگوں کے مختلف اعتراضات جو وہ احمدیت پر کرتے میں معقول جواب نہ دے سکتا۔'' اگرچہ حضرت مسیح موعود، خلفاء اور دین کی محبت تو گھٹی میں پڑی ہوئی تھی لیکن علم کی کمی کی وجہ سے کئی بار مشکل کا سامنا کرنا پڑتا۔ پھر خود دینی کتب کا مطالعہ شروع کیا۔ تھوڑے ہی عرصے بعد علم کی روشنی سے سب اندھیرے چھٹ گئے اور صداقت کے نور نے سینے کو ایسا منور کیا کہ کوئی شک و شبہ باقی نہ رہا بلکہ ایسی غیر معمولی جرأت پیدا ہو گئی جو صرف اور صرف سچوں میں پائی جاتی ہے۔

پیارے ابو ایک زبردست داعی الی اللہ تھے۔ خدا کا پیغام لوگوں تک پہنچانے کے لئے موقع کی تلاش میں رہتے۔ ایسی عالمانہ اور مؤثر گفتگو کرتے کہ لوگ نہ چاہتے ہوئے بھی سن لیتے۔ پیارے ابو کی شدید خواہش تھی کہ خاندان والے سیدھے راستے پر آ جائیں اور احمدیت کی سچائی کو قبول کر لیں اس کے لئے انہوں نے ہر ممکن کوشش کی۔ فرداً فرداً بھی دعوت الی اللہ کی اور مناظرے بھی منعقد کروائے۔

ابو کے دل میں دعوت الی اللہ کی لَو لگی ہوئی تھی جو انہیں چین سے نہ بیٹھنے دیتی۔ پیارے ابو نے ہر طریقہ ان پر آزمایا مگر بجائے سدھرنے کے ان کے مظالم میں اضافہ ہی ہوتا گیا مختلف طریقوں سے انہوں نے اذیتیں دینی شروع کر دیں۔ آخر ابو نے تنگ آ کر اپنا مکان بیچ دیا اور قصبے سے نکل کر اپنی زمینوں پر آ گئے۔ یہاں بھی ان لوگوں نے پیچھا نہ چھوڑا تو ابو نے اونے پونے زمینیں بیچیں اور ربوہ ہجرت کر گئے۔ وہاں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ سارے حالات بیان کئے اور دعا کی درخواست کی۔ حضرت صاحب نے فرمایا! کہ ''آپ واپس چلے جائیں! میدان خالی نہیں چھوڑنا! اللہ تعالیٰ فضل کرے گا۔'' ابو پھر واپس آ گئے۔ اب تو بے سروسامانی کا عالم تھا۔ سر چھپانے کی جگہ بھی نہیں تھی۔ کچھ دن ماموں کے ہاں رہے۔ اللہ تعالیٰ نے فضل کیا اور ان کی کوششوں سے تھوڑی سی زمین اسی جگہ مل گئی جہاں پہلے رہائش تھی۔ اس میں مکان تعمیر کر کے رہائش اختیار کی۔ اب تو معاشی حالات بھی بہت خراب تھے۔ زمینیں بِک چکی تھیں۔ جو کوشش کے باوجود بھی واپس نہ مل سکیں۔ کاروبار کرنے کی کوشش کی مگر ناتجربہ کاری کی بناء پر ناکام ہو گئے اور کچھ مخالفت کی وجہ سے بھی۔ مذہبی حالات بدستور تھے۔ حالات جیسے بھی رہے مگر ابو نے اپنی مذہبی سرگرمیاں جاری رکھیں۔ اب خاندان والوں نے نئے نئے طریقے آزمانے شروع کئے۔ ابو کے ایک چچا ان کے پاس آئے اور کہا کہ 'تیرے حالات بہت خراب ہیں اور تُو خاندان سے بالکل کٹ گیا ہے اور اکیلا رہ گیا ہے جس کا ہمیں بہت دکھ ہوتا ہے ہم سارے خاندان والے اپنی زمینوں میں سے ایک ایک بیگھہ تیرے نام انتقال کرنے کے لئے تیار ہیں اور تیرا مکان بھی تجھے واپس دیتے ہیں۔ لیکن شرط یہ ہے کہ تُو یہ مذہب چھوڑ اور واپس آ جا''۔ ابو نے جواب دیا کہ ''کیا تم مجھے اتنے کمزور ایمان کا سمجھتے ہو؟ جس زمین کی تم بات کر رہے ہو وہ خدا کی ملکیت ہے۔ اگر وہ چاہے تو تم سب سے بڑھ کر مجھے دے سکتا ہے'' جس پر وہ اپنا سامنہ لے کر لوٹ گئے۔

پیارے ابو اللہ تعالیٰ پر بہت توکل کرنے والے انسان تھے اور اللہ تعالیٰ ان سے سلوک بھی اسی طرح کرتا۔ ہمارے یہاں بیت الذکر نہیں تھی۔ میرے ابو کی بہت خواہش تھی کہ کسی طرح بیت الذکر تعمیر ہو جائے۔ آمد کا کوئی بڑا ذریعہ تو تھا نہیں۔ کچھ زمین بیچ کر ابو نے کسی نہ کسی طرح بیت کا ایک کمرہ تعمیر کر لیا۔ اس خوشی میں پھر دعوت کا انتظام بھی کیا۔ کچھ دنوں کے بعد خواب سنائی کہ ایک مقامی آدمی نے جو مذہبی طور پر ہمارا بہت مخالف تھا۔ خواب میں ملا ہے اور کہتا ہے کہ بیت تو تم نے بنا لی ہے اب اسے گرتے بھی دیکھنا۔'' خوابوں کے کئی مطلب ہوتے ہیں۔ بہرحال یہ خیال بھی پیدا ہوا کہ سچ مچ بھی ایسا ہو سکتا ہے کچھ عرصہ خاموشی سے گزرا۔ پھر ایک دن جمعہ کے روز نماز پڑھنے کے بعد گھر گئے۔ کھانا کھانے لگے تھے۔ کچھ نے کھا لیا تھا اور کچھ ابھی رہتے تھے کہ باہر سے شور بلند ہوا۔ باہر نکلے ہیں تو کیا دیکھتے ہیں کہ سامنے سڑک پر سے ٹریکٹر ٹرالیوں، موٹر سائیکلوں اور سائیکلوں وغیرہ پر ایک جلوس تیزی سے ہمارے گھر کی جانب بڑھتا آ رہا تھا۔ بیت کی محراب اور سامنے کا حصہ ہمارے گھر کے اندر تھا۔ ابو بالکل خالی ہاتھ تھے۔ دیکھتے ہی دیکھتے جلوس بیت پر ٹوٹ پڑا۔ ہم سب بچے اور عورتیں کمرے میں بند دعاؤں میں لگے بے قراری سے کھڑکی سے باہر بیت کو منہدم ہوتا دیکھ رہے تھے۔ ابو خالی ہاتھ خاموشی سے صحن میں کھڑے یہ نظارہ دیکھ رہے تھے اور خدا سے دعا کر رہے تھے دو اڑھائی سو آدمیوں کے مقابلے پر ابو تو کچھ بھی نہ کر سکتے تھے۔ ادھر جلوس والے اینٹوں سے ابو پر حملے کر رہے تھے اور بلند آوازوں سے پکار بھی رہے تھے کہ ''کھڑے کیا دیکھ رہے ہو بلاؤ اب کہاں ہے تمہارا خدا؟'' تب ابو نے خاموشی سے آسمان کی طرف اپنی انگلی اٹھائی۔ جس پر وہ مذاق اڑانے لگے کہ اوپر انگلیاں اٹھاتا ہے۔ جلوس تو بیت کے ملبے پر پٹرول چھڑک کر اسے آگ لگا کر چلا گیا۔ مگر اس کے بعد ہم نے خدا کی قدرت کے ایسے ایسے نظارے دیکھے کہ آج بھی اسے یاد کر کے دلوں میں ایک عجیب جوش اور ولولہ پیدا ہوتا ہے۔ اس حادثے کے دوران کوئی بھی ہماری مدد کو نہ آیا لوگ دور ٹولیوں میں کھڑے تماشا دیکھتے رہے۔ جلوس کے جانے کے بعد صحن میں کپڑے بچھا کر ابو نے عصر کی نماز پڑھائی ادھر نماز شروع کی اور ادھر سے بادل اٹھے اور یکا یک پورے آسمان پر چھا گئے۔ رم جھم شروع ہو گئی نماز جاری رہی بارش تیز ہو گئی پھر بہت تیز ہو گئی مگر نماز جاری رہی۔ خدا کے حضور سب کے دل اسی شدت سے تڑپ رہے تھے اور آنکھیں بھی اسی شدت سے بارش برسا رہی تھیں۔ جیسے بادلوں سے بارش برس رہی تھی بلکہ شاید اس سے بھی بہت زیادہ۔ ساری بارش ہم نے سجدے میں اپنی پیٹھوں پر برسائی۔ معلوم نہیں کب سورج غروب ہو گیا۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد بیت کو جا کر دیکھا آگ بارش سے بجھ چکی تھی۔ بچا کھچا سامان ابو نے بھائیوں اور ایک غیر از جماعت کے ساتھ مل کر باہر نکالا جو جلوس کے جانے کے بعد ہمارا پتہ کرنے آیا تھا۔ اس کے بعد ابو نے مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کروائیں اور ہم سب بچوں اور عورتوں کو اللہ کے سپرد کر کے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کو اطلاع دینے کے لئے ربوہ روانہ ہو گئے۔ ابو تو چلے گئے مگر اللہ تعالیٰ نے اس متوکل انسان کے توکل کو کیسے سیراب کیا! ہم آج تک محوِ حیرت ہیں۔ ابو نے تو کسی کو بھی اطلاع نہیں کی تھی خدا کے سوا نہ کوئی ہمارا تھا اور نہ ہم نے کسی کے سامنے اس ظلم کے خلاف احتجاج کرنے کی کوشش کی تھی۔

21/اپریل کے اخبار جنگ میں ہماری بیت کے انہدام کی خبر شائع ہوئی۔ پھر اسی رات بی۔ بی۔ سی لندن سے بھی خبر نشر ہوئی۔ ابو تو جماعت میں بھی کسی کو اطلاع نہیں کر سکے لیکن اس قادر مطلق کے کام دیکھیں کہ راتوں رات ساری دنیا میں یہ خبر پھیل گئی۔ ہم انتہائی کمزور اور گنہگار لوگوں کے ساتھ خدا کا یہ سلوک! اس کے احسانات کا ذکر کرتے ہوئے ہماری زبانیں ساتھ چھوڑ جاتی ہیں اور قلم بے بس ہو جاتے ہیں۔

میرے ابو کو اللہ تعالیٰ نے یہاں جماعت کی ترقی کے لئے جس طرح کوشش کرنے کی توفیق دی ہے۔ قارئین سے میری نہایت عاجزانہ درخواست ہے کہ وہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

میرے پیارے ابو اعلیٰ تعلیم یافتہ اور قابل انسان تھے۔ دینی اور دنیوی دونوں قسم کے علوم سے دلچسپی تھی۔ سیاست، تاریخ، قانون وغیرہ علوم پر کافی دسترس رکھتے تھے۔ پھر زمینوں، زراعت وغیرہ علوم کے بارے میں بھی بہت کچھ جانتے تھے۔ حالات حاضرہ سے باخبر رہنے کے لئے بی۔ بی۔ سی لندن باقاعدگی سے سنتے۔ تقریباً ہر قسم کے موضوع پر موثر گفتگو کر سکتے تھے۔ پھر طب سے خاص شغف تھا۔ طب یونانی، ہومیو پیتھک، ایلو پیتھک ہر قسم کی کتابیں ان کے پاس تھیں۔ Creative قسم کا ذہن رکھتے تھے۔ نئے نئے نسخے ایجاد کرتے۔ شاعری بھی کرتے تھے موضوعات زیادہ تر مذہب ہی ہوتے لیکن ہیئتیں بالکل نئی ہوتیں۔ دینی علم بھی اس قدر تھا کہ ضلعی اور مقامی طور پر ہر اجتماع اور جلسے میں مختلف مذہبی موضوعات پر ان کی فی البدیہہ تقریر ہوتی صرف پوائنٹ لکھ کر لے جاتے تھے۔

ابو کی شخصیت کی مختلف خوبیوں میں خدمت خلق کی خوبی بھی بہت نمایاں تھی۔ بہت غریب پرور انسان تھے۔ جب بھی کوئی ضرورت مند ان کے پاس آیا جہاں تک ممکن ہو سکا انہوں نے اس کی ضرورت پوری کی۔ مثلاً کھانا کھا رہے ہیں کوئی ضرورت مند آ گیا تو سامنے سے اٹھا کر دے دیا۔ کسی اور کام سے کسی نے بلایا تو کھانا وہیں چھوڑ کر ساتھ چل پڑے۔ آدھی رات

کو سوتے ہوئے کسی مجبور نے آ کر جگایا ہے تو ان کے ماتھے پر شکن نہیں آئی۔ پیارے ابو علاقے کے غریب لوگوں کو اپنی اولاد کی طرح سمجھتے اور ہر دکھ سکھ میں ان کا پورا پورا ساتھ دیتے۔ جب ان کی وفات ہوئی ہے اور جنازے کے لئے ان کی میت کو باہر لایا گیا تو غریب لوگ چیخیں مار مار کر روئے اور کہتے کہ ”میاں تُو تو ہمارا باپ تھا آج ہمیشہ کے لئے ہمیں اکیلا چھوڑ کر جا رہا ہے“۔ ابو اتنے نرم دل اور حلیم الطبع تھے کسی کا دکھ نہ برداشت کر سکتے کوئی بھی ہوتا، خواہ امیر ہوتا یا غریب، رشتہ دار ہوتا یا غیر، دوست ہوتا یا دشمن۔ اگر وہ حق پر ہوتا تو اس کی پوری پوری مدد کرتے۔ مظلوموں کے لئے تو انہوں نے زندگی وقف کی ہوئی تھی لیکن ایسے لوگ بھی جنہوں نے ماضی میں ابو پر زیادتیاں اور مظالم روا رکھے ہوتے یا ظالموں کا ساتھ دیا ہوتا ان کو بھی جب اللہ تعالیٰ مجبور کر کے ابو کے پاس لایا تو ابو نے انہیں احساس تک نہیں دلایا کہ کل تم نے کیا کیا تھا؟ اور پوری خلوص نیت سے ان کی مدد کی۔ دنیاوی شان و شوکت سے بالکل متاثر نہیں ہوتے تھے۔ غریب لوگوں کی مدد کرتے ہوئے انہیں بڑے بڑے لوگوں کے مقابلے پر آنا پڑا۔ قریبی رشتہ داروں سے مخالفت مول لی۔ ایک دفعہ ہمارے ایک غیر از جماعت چچا نے کچھ زمین کسی غریب آدمی کے ہاتھ بیچی۔ خریدار کو قبضہ بھی دے دیا لیکن بعض وجوہات کی بناء پر انتقال دینے میں دیر ہوگئی۔ کافی سال گزر گئے زمین کی قیمت بڑھتی رہی۔ مذکور چچا جان کی نیت میں بھی فتور آ گیا۔ جب خریدار نے انتقال مانگا تو اسے کہا۔ کہ زمین کی جو موجودہ وقت کے مطابق قیمت ہے وہ ادا کرو تو پھر انتقال دوں گا۔ وہ بیچارہ ابو کے پاس آیا۔ ابو نے قانونی طور پر کوشش کر کے زمین اس غریب کے نام انتقال کروائی۔ چچا نے ابو کے ساتھ بائیکاٹ کر دیا لمبا عرصہ ناراضگی رہی۔ آخر ابو نے انہیں سمجھایا کہ ”بھائی جان آپ خواہ مخواہ مجھ سے ناراض ہیں میں نے تو آپ کے ساتھ بھلائی کی ہے۔ چند روپوں کے لئے آپ خدا کے قہر کو آواز دے رہے تھے میں نے آپ کو اس سے بچایا ہے۔ اس زندگی کا بھروسہ ہی کیا ہے جس کے لئے آپ اپنی آخرت تباہ کر رہے تھے۔“ میرے یہ چچا ابو کی وفات پر بہت زیادہ روئے اور آٹھ، دس دن تک لگاتار گہرے دکھ کا اظہار کرتے رہے۔ ابو ہمیشہ سچائی کی حمایت میں لڑتے تھے اس لئے خدا کی مدد پر بھروسہ کرتے ہوئے انہیں اپنی کامیابی کا یقین ہوتا تھا۔

پیارے ابو نے خدمت خلق کے جذبہ کے تحت گھر میں ایک چھوٹی سی ڈسپنسری کھولی ہوئی تھی۔ جس میں ایلو پیتھک، ہومیو پیتھک اور یونانی ہر قسم کی ادویات ہوتیں اور ہر غریب ضرورت مند کو مفت دوائی دیتے۔ ہمارے محلے کے غریب لوگ تو ابو سے بڑا ڈاکٹر کسی کو سمجھتے ہی نہ تھے۔ کوئی بھی بیماری ہوتی سب سے پہلے ابو کو چیک کرواتے۔ پھر جس طرح ابو مشورہ دیتے اسی طرح کرتے۔ ابو نے اپنے علاقے میں بہت سے فلاحی کام بھی کروائے۔ ہمارا گھر قصبے کے باہر ایک چھوٹی سی بستی میں تھا۔ اس بستی کی بنیاد بھی ابو نے رکھی تھی۔ غریب مزارعین جو ہماری زمینوں پر کام کرتے تھے اور دوسرے چچاؤں وغیرہ کی زمینوں پر انہیں معمولی قیمت اور نہایت آسان اقساط پر رہائش کے لئے پلاٹ دیئے تھے۔ ہمارے یہاں بجلی نہیں تھی جو ابو نے منظور کروائی۔ ہماری بستی اور سڑک کے درمیان چھوٹی سی نہر تھی جس پر مضبوط پل نہیں تھا جو ابو نے تعمیر کروایا۔ پکی گلیوں اور نالیوں کی منظور بھی لے چکے تھے۔ وفات سے پہلے سوئی گیس اور ٹیلی فون کی منظوری بھی لے لی تھی۔

ابو کی ایک اور نمایاں خوبی نظام جماعت کی اطاعت ہے۔ اطاعت کا جذبہ ان کی شخصیت کا ایک ایسا پہلو ہے جس کا تذکرہ کئے بغیر ان کی ذات سے پوری واقفیت حاصل نہیں ہوسکتی۔ پیارے ابو کو خلافت اور اس کے قائم کردہ نظام سے گہری محبت تھی۔ مربیان اور دیگر جماعتی عہدیداران کا بہت احترام کرتے۔ ان کی وفات پر جنازہ پڑھانے سے قبل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان کی خدمات کا بڑے ہی اچھے انداز میں تذکرہ فرمایا۔

فرمایا کہ مرحوم بڑے معاملہ فہم اور زیرک انسان تھے اور ایک لمبا عرصہ بطور صدر جماعت اور سیکرٹری امور عامہ ضلع خانیوال کے طور پر کام کرنے کی توفیق ملی اور بعد میں از راہ شفقت نماز جنازہ غائب بھی پڑھایا۔

اکثر احمدیوں کی طرح ابو کو بھی سچی خوابیں آتی تھیں۔ کئی خوابیں ایسی آئیں جو حرف بہ حرف پوری ہوئیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی زندگی میں ابو کو خواب آئی کہ حضور فوت ہو گئے ہیں اور ان کی جگہ پر حضرت مرزا طاہر احمد خلیفہ بنے ہیں۔ جو اسی طرح پوری ہوئی۔ پھر ابو کے ایک چچا جو احمدی تھے اور احمدیت کے بڑے مجاہد تھے۔ ان کی وفات کا وقت قریب آیا تو ابو کو خواب آئی کہ ایک فرشتہ ہے جو غیر معمولی طور پر مضبوط اور قد آور ہے۔ اس نے اپنی پیشانی ابو کی پیشانی کے ساتھ لگائی ہوئی ہے اور اس کے ساتھ لگنے سے بوجھ کی وجہ سے ابو کی ٹانگیں کپکپا رہی ہیں۔ وہ ابو سے کہتا ہے کہ ”عاشق محمد (ابو کے چچا) سے کہنا! کہ تیرا گھر بنایا گیا ہے اور تجھے عبدالمجید کی جگہ پر لایا گیا ہے۔ پہلی تاریخ کو میں تجھے لینے آؤں گا۔“ ابو نے چچا کو جا کر پیغام دیا۔ وہ سن کر مسکرا پڑے۔ ٹھیک یکم تاریخ کو مغرب کی نماز کا وضو کرتے ہوئے ابو کے ان چچا نے اپنی جان جان آفریں کے سپرد کر دی۔ ایک بار ابو کو خواب آئی کہ وہ چاند پر اترے ہیں اور ایک اور آدمی بھی ان کے ساتھ ہے جو ابو کو مسٹر نیل آرمسٹرانگ کہہ کر مخاطب کرتا ہے۔ اس خواب کے ایک سال کے بعد امریکہ کا پہلا آدمی چاند پر اترا جس کا نام مسٹر نیل آرمسٹرانگ تھا۔

میرے ابو بہت پیارے انسان تھے۔ حد درجہ پیار کرنے والے، نہایت نرم دل اور شفیق، ہر کسی سے محبت سے پیش آتے۔ خاص طور پر غریب اور مظلوم لوگوں کے ساتھ تو بہت ہی شفقت سے پیش آتے۔ پھر ہمیں بہت زیادہ پیار دیا ہے۔ اتنا زیادہ! کہ شاید ہی کوئی باپ اپنی اولاد کو اتنی محبت دے سکے ہمارے ساتھ بالکل دوستانہ تعلق تھا۔ ہم اپنی ہر چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی بات ابو سے ڈسکس کرتے۔ ابو بھی ذرا ذرا سی بات ہمیں بتاتے۔ شاید اسی وجہ سے آج میں ان کے بارے میں کچھ بیان کرنے کے قابل ہوئی ہوں۔ ابو کے ساتھ ہماری بے تکلفی تھی۔ عجیب پیار بھری فرینڈ شپ تھی۔ ہاں غلط بات پر ڈانٹ بھی بہت پڑتی تھی۔

میری امی ان پڑھ اور سادہ سی ہیں جبکہ ابو بہت ذہین اور قابل انسان تھے لیکن انہوں نے کبھی امی کو کمتر نہیں سمجھا۔ مجھے نہیں یاد کہ کبھی کسی بات پر انہوں نے امی کو ڈانٹا ہو۔ ہمیشہ نرمی کا برتاؤ کرتے۔ اگر امی سے کبھی کوئی ایسا کام ہو بھی گیا جس سے ابو کا کوئی نقصان ہو گیا۔ کوئی قیمتی چیز ضائع ہوگئی تو بھی کبھی ناراض نہیں ہوئے۔

میرے پیارے ابو کو اللہ تعالیٰ نے ایک لمبا عرصہ خدمت دین کی توفیق دی ہے۔ مقامی طور پر تو تقریباً سب ذمہ داریاں ہی ان کے سپرد تھیں۔ ایک لمبا عرصہ ناظم انصاراللہ ضلع سیکرٹری اصلاح و ارشاد و دعوت الی اللہ، سیکرٹری امور عامہ اور قاضی رہے۔ وفات کے وقت سیکرٹری امور عامہ ضلع تھے۔

ہماری بیت جو منہدم کر دی گئی تھی اس کو دوبارہ تعمیر کرنے کی شدید خواہش تھی مگر معاشی حالات اجازت نہ دیتے تھے۔ جماعتی طور پر اس کی تعمیر کی منظوری لی۔ منظوری کا خط ان کی وفات کے ساتویں دن بعد ملا۔ اب دوبارہ سے ہماری بیت تعمیر ہوگئی ہے۔ مگر ابو کی آنکھیں نہ دیکھ سکیں بیت نہیں تھی مگر گھر میں باجماعت نماز پڑھاتے، جمعہ، رمضان المبارک، عیدین اور جماعتی میٹنگز کے مواقع پر ہمارے گھر میں خصوصی جوش و خروش ہوتا اور یہ سب ابو کی وجہ سے ہوتا۔

میرے پیارے ابو نے 27 اور 28 جولائی 2004ء کی درمیانی رات کو اس دنیائے فانی سے رخت سفر باندھا۔ میرا ایک بھائی ملازمت کے سلسلہ میں لاہور میں تھا۔ اس کی آمد پر نماز ظہر کے بعد مربی ضلع مکرم نصیر احمد بدر نے مقامی طور پر نماز جنازہ پڑھائی۔ پھر ان کا جنازہ ربوہ لایا گیا۔ یہاں 29 جولائی کو نماز فجر کے بعد بیت مبارک میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد مقامی نے ابو کی نماز جنازہ پڑھائی اور تدفین کے بعد ناظر اعلیٰ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے دعا کروائی۔ ابو کی خواہش تھی کہ وفات کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نماز جنازہ پڑھائیں۔ سو از راہ شفقت پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لندن میں ابو کی نماز جنازہ غائب پڑھائی اور پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی طرف سے یہ کوائف بیان کئے گئے۔

”مکرم مہر مختار احمد سرگانہ صاحب (آف باگڑ سرگانہ ضلع خانیوال) 27، 28 جولائی 2004ء کی درمیان شب بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ مرحوم ایک نہایت مخلص احمدی کارکن تھے۔ جماعت سے ساری زندگی وفا اور اخلاص کا تعلق رکھا۔ مختلف حیثیتوں سے لمبا عرصہ خدمت کی توفیق پائی اور اطاعت کا اعلیٰ نمونہ پیش کرتے رہے۔ زیرک، معاملہ فہم اور اپنے علاقہ میں اچھا اثر و رسوخ رکھنے والے ہمدرد انسان تھے۔“ اور یوں اس دار بے بقا سے ان کی زندگی کا باب ختم ہو گیا۔

قارئین سے میری نہایت عاجزانہ اور دردمندانہ درخواست ہے کہ وہ میرے ابو کی مغفرت اور بلندئ درجات کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رحمت اور شفقت کی چادر میں لپیٹ لے اور اپنے اور اپنے پیاروں کے قرب سے نوازے۔ اللہ تعالیٰ میری امی کو بھی صحت و سکون والی لمبی زندگی عطا فرمائے اور تا دیر ہمارے سروں پر ان کا سایہ سلامت رکھے۔ آمین

ہر بدکار اپنی بدی کی وجہ سے مجرم ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں۔

”جو شخص بدی کو بدی جان کر کرتا ہے وہ ضرور قابل مؤاخذہ ہے.......... ایک دفعہ ڈاکو اور چوروں سے میں نے پوچھا کہ تم ڈاکہ اور چوری کو گناہ خیال کرتے ہو؟ انہوں نے کہا ہرگز نہیں۔ مجھے چونکہ ان کے انتظامات کا علم تھا کہ ڈاکو کس طرح اکٹھے ہوتے ہیں اور چور کس طرح نقب زنی کرتے ہیں کہاں کہاں پہرہ ان کا ہوتا ہے۔ پھر ایک اندر جاتا ہے۔ ایک سامان کو پکڑنے والا ہوتا ہے۔ ایک ڈاک چوروں کی بندھی ہوئی ہوتی ہے کہ مال کو جھٹ دوسری جگہ پہنچا دیں پھر جس زرگر سے ان کی سازش ہوتی ہے وہ سونا چاندی گلانے کا سامان تیار رکھتا ہے کہ دیر نہ ہو۔ میں نے ان سے پوچھا کہ جب تم آپس میں مال ایک دوسرے کے حوالے کرتے ہو تو اگر اس میں سے دوسرا کچھ نکال لیوے یا اگر کہیں دباتے ہو۔ تو دوسرا چوری سے کھود کر لے لے۔ اور تم کو اطلاع نہ دے یا زرگر اپنے مقررہ حصہ سے کچھ زیادہ رکھ لے تو پھر کیا کرتے ہو؟ اس پر طیش میں آ کر انہوں نے جواب دیا کہ ہم ایسے بے ایمان کو مار ڈالیں گے۔ میں نے کہا کہ خیانت اور چوری تو تمہارے نزدیک گناہ نہیں پھر اس کو سزا کیوں دیتے ہو۔ کہنے لگے کہ نہیں جی ایسے بے ایمان کو ہم کبھی شامل ہی نہیں کیا کرتے۔ پھر میں نے ان کو کہا کہ جب تمہارا مال کوئی بے ایمانی سے لے تو تم اسے گناہ کہتے ہو۔ بتلاؤ جو تم دوسروں کا مال لیتے ہو اور وہ نامعلوم کن کن مشکلوں سے انہوں نے کمایا ہوا ہوتا ہے یہ کون سی ایمانداری ہے۔

غرضیکہ ان نظائر سے پتہ لگتا ہے کہ ہر بدکار اپنی بدی کے ارتکاب میں ضرور ملزم ہے“

(حقائق الفرقان جلد اول صفحہ 78-79)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

اعزاز

(نصرت جہاں اکیڈمی گرلز سکول ربوہ)

محض خدا تعالیٰ کے فضل و احسان کے ساتھ نصرت جہاں اکیڈمی گرلز سکول کی طالبات نے امسال منعقدہ ڈسٹرکٹ لیول سالانہ علمی مقابلہ جات میں شمولیت کی اور سیدہ ثناء احمد بنت مکرم سید مدثر احمد صاحب نے انگلش تقریر میں تیسری، صبا مظفر بنت مکرم مظفر احمد صاحب نے پنجابی ٹاکرا (مخالفت) میں اول، فارعہ منصور بنت مکرم منصور احمد تاثیر صاحب نے پنجابی ٹاکرا (حق) میں تیسری، نمرہ فوزیہ بنت مکرم کلیم اللہ خالد صاحب نے فی البدیہہ تقریر میں دوسری، ناصحہ خالد بنت مکرم محمد خالد وحید صاحب نے اقبالیات میں اول، سعدیہ مبشر بنت مکرم مبشر احمد خالد صاحب نے جنرل کوئز میں تیسری پوزیشن حاصل کی۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان بچیوں اور ادارہ کو مزید کامیابیوں سے نوازتا رہے۔ آمین

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی گرلز سکول ربوہ)

کامیابی

مکرم طارق سعید صاحب سیکرٹری صنعت و تجارت دارالصدر غربی القمر ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے واقف نو بیٹے عزیزم حافظ احمد سعید کو محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے انٹر کالجیٹ ٹینس ٹورنامنٹ منعقدہ 21 اکتوبر 2009ء بمقام باغ جناح لاہور میں 9 کالجوں میں تیسری پوزیشن حاصل کرنے کا اعزاز حاصل ہوا ہے۔ اس سے پہلے دسمبر 2008ء میں آل پنجاب انٹر ڈویژن ٹورنامنٹ میں بھی عزیزم احمد سعید کو فیصل آباد ڈویژن کی نمائندگی کرتے ہوئے ڈبل ٹیم ایونٹ میں تیسری پوزیشن حاصل کرنے کی توفیق ملی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنا فضل و کرم فرماتے ہوئے اس کامیابی کو مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

دارالضیافت میں قربانی

بیرون ربوہ نیز بیرون پاکستان سے ایسے احباب جو جماعتی نظام کے تحت عید کے موقع پر مرکز سلسلہ میں قربانی کروانے کے خواہشمند ہوں وہ اپنی رقوم بالتفصیل ذیل جلد از جلد خاکسار کو بھجوا دیں۔

1۔ قربانی بکرا -/7500 روپے

2۔ قربانی حصہ گائے -/3800 روپے

(نائب ناظر ضیافت ربوہ)

معلومات درکار ہیں

مکرم عطاء الوحید صاحب باجوہ مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار مکرم ڈاکٹر عبدالمنان صاحب صدیقی شہید اور ان کے والد محترم ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب صدیقی (سابق امیر ضلع میر پور خاص) کی سیرت و سوانح پر کتاب تحریر کر رہا ہے۔ اس سلسلہ میں عرض ہے کہ جن احباب کے پاس ان دو شخصیات کے بارہ میں کوئی دستاویز یا تصویر یا ذاتی واقعات و معلومات ہوں وہ خاکسار تک پہنچا کر ممنون فرمائیں۔ نیز اگر کوئی دوست کسی بھی وجہ سے لکھنے سے قاصر ہوں تو خاکسار ان کی اطلاع پر ان سے مل کر انٹرویو بھی کر سکتا ہے۔

ڈاک کا پتہ اور نمبر برائے رابطہ

کوارٹر نمبر 149 تحریک جدید ربوہ

Mob:03335378819

E-mail:awbajwah@yahoo.com

اعلان دارالقضاء

(مکرم احمد توصیف قمر صاحب بابت ترکہ مکرم عبدالسلام صاحب مرحوم)

مکرم احمد توصیف قمر صاحب نے درخواست دی ہے کہ میرے والد محترم عبدالسلام صاحب وفات پا چکے ہیں ان کی امانت ذاتی 144-18/9625 میں اس وقت -/6,621 روپے موجود ہیں۔ لہٰذا یہ رقم خاکسار کو ادا کر دی جائے۔ دیگر ورثاء کو اعتراض نہ ہے۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرمہ اکبری بیگم صاحبہ (بیوہ)

2۔ مکرم احمد توصیف قمر صاحب (بیٹا)

3۔ مکرمہ امۃ المنان صاحبہ (بیٹی)

4۔ مکرمہ فریدہ اسلام صاحبہ (بیٹی)

5۔ مکرم احمد حنیف شاکر صاحب (بیٹا)

6۔ مکرم احمد فرید طاہر صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

درخواست دعا

مکرم ناصر احمد بھٹی صاحب دارالعلوم شرقی نور ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے برادر اصغر مکرم منور احمد قمر صاحب آف جرمنی کے دل کا ایک والو بند ہے۔ احباب جماعت سے ان کی کامل شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

درخواست دعا

محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ گزشتہ تین روز سے فالج کے حملہ کے بعد قومہ کی حالت میں ہیں اور آئی سی یو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے رحم و فضل سے شفائے کاملہ سے نوازے۔ آمین

(بقیہ از صفحہ 1)

2۔ ہم سب یہ ارادہ کریں کہ ہر گھر اپنے سامنے گلی کی صفائی کرے گا، نہ صرف اپنی بلکہ اگر سامنے والے گھر یا ہمسایہ میں کوئی صفائی کرنے والا نہیں ہے تو ان کے گھر کے آگے بھی صفائی کریں گے تو اس طرح عید کے موقع پر ربوہ خوبصورت صاف ستھرا اور غریب دلہن کی طرح سجا ہوا نظر آئے گا۔

3۔ گھروں کی صفائی کے بعد کوڑے کو مقررہ جگہ پر پھینکا جائے۔ بعض اوقات کوڑا ڈسٹ بن سے باہر پھینک دیا جاتا ہے۔ اس امر کی بھی نگرانی کی جائے کہ کوڑا مقررہ جگہ پر پھینکا جائے۔

4۔ پلاسٹک کے لفافے جو ماحول کو آلودہ کرتے ہیں ان کا استعمال کم سے کم کیا جائے۔ نیز ہر گلی اور سڑک ان شاپروں سے بالکل صاف ہو۔ ہمارے بچے اطفال یہ عہد کر لیں کہ ہم اپنے محلہ کی سڑک اور کسی میدان میں شاپر دیکھیں گے تو اسے اٹھا کے مقررہ جگہ پر پھینک دیں۔

5۔ اکٹھے کئے ہوئے شاپرز کو از خود آگ نہ لگائیں۔ اس سے ماحول میں آلودگی بڑھتی ہے۔ آپ شاپر اکٹھے کر کے تزئین کمیٹی کے حوالے کر دیں وہ اس کے تلف کرنے کا انتظام کر لیں گے۔ انشاء اللہ

6۔ عید قربان کے موقع پر صفائی کا خاص خیال رکھا جائے۔ اس سلسلہ میں جانور ذبح کرنے کے بعد ان کے گند اوجھری وغیرہ گڑھا کھود کر اس میں دبا دیں۔ زمین سے کم از کم دو فٹ گہرا گڑھا کھود کر دفن کریں تا گندی بدبو اور تعفن پیدا نہ ہو۔ اس کے بعد اچھی طرح سے مٹی سے گڑھے کو بھر دیں اور دبا دیں تا کہ وہ جگہ بھی خراب نہ لگے۔

7۔ اگر کہیں سڑک خراب ہے تو اس پر خود سے مٹی یا ملبہ نہ پھینکوائیں۔ اس سے سڑک بدنما بھی لگتی ہے اور بارش میں مزید خراب ہو جاتی ہے۔

(صدر تزئین ربوہ کمیٹی)

جنت کا دروازہ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا دولت مند وہ نہیں جس کے پاس زیادہ مال ہو بلکہ دولت مند وہ ہے جو دل کا غنی ہو۔ (ترمذی)

جنت کے دراز وں میں سے ایک دروازہ کا نام ”باب الصدقہ“ ہے۔ جہاں سے صدقہ و خیرات کرنے والے داخل ہوں گے۔ (مسلم)

مندرجہ بالا احادیث کی روشنی میں احباب و خواتین سے مودبانہ گزارش ہے کہ اپنے عطایا جات اور صدقات فضل عمر ہسپتال ربوہ کی مڈ ڈویلپمنٹ میں بھجوا کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

خبریں

این آر او سے مستفید افراد کا احتساب

کریں گے وزیراعظم گیلانی نے کہا ہے کہ این آر او کے مسئلہ پر صدر سے کوئی اختلاف ہے نہ ہی کیری لوگر بل کی وجہ سے فوج کے ساتھ تعلقات متاثر ہوئے۔ این آر او فہرست میں شامل تمام افراد کا احتساب کیا جائے گا۔ وزیراعظم اور صدر کی ایوان صدر میں ملاقات ہوئی جس میں صدر نے این آر او سے فائدہ اٹھانے والے افراد کی فہرست پر بعض وزراء اور ان کے سیکرٹری جنرل سمیت کئی افراد کے تحفظات پر وزیراعظم کو ہدایت کی ہے کہ وہ اس کا جائزہ لیں اور جن لوگوں نے غلط نام فہرست میں شامل کئے ہیں ان کے خلاف کارروائی کی جائے۔ ذرائع کے مطابق ملاقات میں فیصلہ کیا گیا ہے کہ حکومت این آر او سے مستفید کسی وزیر، مشیر یا رکن پارلیمنٹ کا دفاع نہیں کرے گی، انہیں عدالتوں سے اپنے آپ کو کلیئر کرانا ہوگا۔

این آر او سے فائدہ اٹھانے والے وزراء فوری استعفیٰ دیں مسلم لیگ (ن)

کے سربراہ میاں نواز شریف کی زیر صدارت ایوان وزیراعلیٰ میں اجلاس ہوا جس میں این آر او سے فائدہ اٹھانے والوں کے خلاف جارحانہ سیاسی حکمت عملی اختیار کرنے اور حکومت پر دباؤ بڑھانے کا فیصلہ کیا گیا۔ مسلم لیگ (ن) نے اپنے اجلاس میں مطالبہ کیا ہے کہ صدر زرداری این آر او سے استفادہ کرنے والوں میں نام شامل ہونے پر عوام کی توقعات کے مطابق فیصلہ کریں۔ تمام این آر او زدہ وزراء فوری طور پر عہدوں سے الگ ہو کر خود پر لگے الزامات کا دفاع اور اپنی بے گناہی ثابت کریں۔

بابری مسجد کی شہادت کے ذمہ دار واجپائی ایڈوانی اور مرلی منوہر ہیں

بابری مسجد کی شہادت کے واقعہ کی رپورٹ 17 سال بعد منظر عام پر آ گئی ہے لیبر ہان عدالتی کمیشن نے سابق وزیراعظم اٹل بہاری واجپائی، بھارتیہ جنتا پارٹی کے دیگر سینئر رہنماؤں ایل کے ایڈوانی اور مرلی منوہر جوشی کو اس واقعہ کا ذمہ دار قرار دیا ہے۔ رپورٹ انڈین ایکسپریس کے حوالے سے سامنے آئی۔ مسجد شہید کرنے کی منصوبہ بندی سوچ سمجھ کر کی گئی۔

جے ایف 17 تھنڈر طیارہ پاک فضائیہ

کے حوالے وزیراعظم گیلانی نے کہا ہے کہ جے ایف 17 تھنڈر لڑا کا طیارے کی تیاری پاک چین دوستی کی علامت اور ہماری خود انحصاری کی طرف پہلا قدم ہے، چین سے جدید ترین جے 10 جنگی طیاروں کے حصول کیلئے بھی بات چیت جاری ہے۔ اے این این کے مطابق پاکستان اور چین کے باہمی اشتراک سے تیار کردہ جے ایف 17 تھنڈر طیارہ پاک فضائیہ کے حوالے کر دیا گیا۔ طیارے کی تقریب رونمائی پاکستان ایرو ناٹیکل کمپلیکس کامرہ میں ہوئی جس کے مہمان خصوصی وزیراعظم گیلانی تھے۔

خریداران الفضل متوجہ ہوں!

بیرون از ربوہ خریداران الفضل کو چندہ الفضل ختم ہونے پر جب یاددہانی کی چٹھی ملے تو چندہ کی ادائیگی کی طرف توجہ فرمائیں اور نمائندہ مینیجر الفضل کا انتظار نہ کریں۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

ربوہ میں طلوع وغروب 25۔نومبر

طلوع فجر	5:16
طلوع آفتاب	6:43
زوال آفتاب	11:55
غروب آفتاب	5:07

الفضل روم کولر

جستی کولر، گیزر، گیس اوون، واٹر کولر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

ہر کمپنی کا AC خریدیں اور ہمارے منظور شدہ ڈیلر سے فٹ کروائیں۔ گیس اوون، AC سروس اور مرمت کا کام کیا جاتا ہے۔ AC کے لئے سٹیبلائزرز بھی دستیاب ہیں۔ ہر قسم کا واٹر پمپ اور بورنگ کا کام بھی کیا جاتا ہے۔

نوٹ: کولر، گیزر، گیس اوون۔ ہر قسم کا AC پرانا نئے کے ساتھ تبدیل کروائیں۔ نیز ہر قسم کی موٹر وائنڈ کروائیں۔

فیکٹری: 1-B-16-265 کالج روڈ نزد اکبر چوک
ٹاؤن شپ لاہور موبائل: 0300-4026760
فون نمبر: 042-5114822,5118096

پلاٹ برائے فروخت

جلسہ گاہ کے ساتھ سے بیوت الحمد جانے والی سڑک پر ایک عدد پلاٹ برقبہ دس مرلہ برائے فروخت ہے۔

رابطہ مکرم سید شاہد احمد صاحب فون نمبر: 0334-6365887

شربت صدر
نزلہ زکام اور کھانسی کیلئے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

BETA ®
PIPES
042-5880151-5757238

ایلیٹ ٹیوشن
1- ENGLISH
2- Guidance & Supervision
سالانہ امتحان (ہر مضمون) میں ٹارگٹ کی ضمانت
0334-6372030

PREMIER
Fonnaly Jakarta Currency
PREMIER EXCHANGE
Exchange co.'B' PVT.LTD.
co.'B' PVT.LTD.
DEALS IN ALL FOREIGNCURRENICES
State Bank Licence No.11
Director: Adeel Manzar
Ph: 042-7566873, 7580908, 7534690
Fax: 042-7568060, Mobil: 0333-4221419
Shop # 31, Ground Floor, Latif Centre. (Jewellry Market) Ichhra Lahore

FD-10

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

KOHISTAN STEEL
DEALERS OF PAKISTAN STEEL MILLS CORPORATION LTD AND IMPORTERS
219 Loha Market Landa Bazar Lahore
Tel:+92-42-7630066,7379300
Mob:0300-8472141
Talib-e-Dua:Mian Mubarik Ali